SAADULLAH QUADRI
Deptt. of Persian
O.C.P.C.

سرزمین ہند ـ

صنائع ظریفہ ہند در عہد اسلامی :

علی اصغر حکمت نے اپنی کتاب سرزمین ہند میں "صنائع ظریفہ در ہند" کے تحت مسلم دور حکومت میں ہندوستان میں مختلف صنعت و حرفت کی ترقیات کا تذکرہ کیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ایران اور ہندوستان کی تہذیبوں کی آمیزش سے فن تعمیر موسیقی، خیاطی، زرگری وغیرہ جیسے مختلف فنون نے جنم لیا ہے۔

حکمت نے یہاں پر صنائع ظریفہ کا ذکر کرتے ہوئے بہت سی باتوں کو بتایا ہے کہ فن معماری کے تعلق سے ایران کا اثر فن عمارت سازی پر پڑا - ہندوستان کے بادشاہوں اور خاص طور مغل کے زمانہ میں ایسے مقبرے گنبد اور پل تعمیر ہوئے جو آج بھی عجوبہ روزگار ہیں مثلاً تاج محل اور قطب مینار وغیرہ

جہاں تک فن نقاشی کا تعلق ہے خاص پر دیوار پر لکھنے کا فن تو یہ بابر کے زمانہ میں حکومت نے اس فن کو کافی فروغ دیا اس دور کے مشہور نقش نگار میں میر علی اور فرخ بیگ نے بہت سی ایسی یادگاریں چھوڑی ہیں جن پر لوگوں کو آج بھی حیرت ہے - بنگال لکھنؤ اور حیدرآباد وغیرہ میں بہت سی عمارتوں کے دیوار پر کندہ عبارتیں آج بھی دیکھی جا سکتی ہیں

فن معماری اور نقاشی کی طرح فن خطاطی بھی اسلامی دور کی ظریفانہ صنعتوں یا اپنی اعتراف کراتی ہے

Scanned with CamScanner

اس فن نے بھی مغل بادشاہوں کے دور میں کافی عروج پایا ۔
اس زمانہ کی زیادہ تر تحریریں خط ثلث اور خط نسخ میں
پائی جاتی ہے ۔ آج بھی ہندوستان کے مختلف مقامات پر اس دور
کے فن خطاطی کے نمونے موجود ہیں ۔

جلد سازی کی صنعت نے بھی اسلامی ہند میں کافی ترقی کی اور اس نے اپنی
ایک الگ ہنر کے طور پر شناخت بنایا ۔
سچ تو یہ ہے کہ جلد سازی دہلی - حیدرآباد گولکنڈہ کے ارباب فن
استنبول ہرات کے ارباب فن سے کسی طرح پیچھے نہیں ہیں ۔ آج بھی
اس دور کی یادگاریں ملک کے مختلف اداروں اور کتب خانوں میں
محفوظ ہیں ۔